

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نظرات

وزارت مذہبی امور کے ساتھ ادارہ تحقیقات اسلامی کے انتظامی الحاق کے بعد چھ ماہ کی مختصر مدت میں فکر و نظر کا یہ دوسرا خصوصی شمارہ ہے۔ اپریل میں ہم نے سیرۃ النبیؐ نمبر پیش کیا تھا اور اب حج نمبر پیش کیا جا رہا ہے۔ حج ایک ایسا موضوع ہے جس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اب لکھنے کے لئے کوئی نئی بات باقی نہیں رہی۔ اس کے باوجود لکھنے لکھانے کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اسلام زندہ ہے اور روئے زمین پر مسلمان باقی ہیں۔ یہ لکھنا برائے لکھنا نہیں نا ہی رسماً محض روایت کو نبھانا ہے۔ یہ ہماری دینی ضرورت ہے۔ مسلمان کو مسلمان رہنے کے لئے لازم ہے کہ شعائر اسلام سے متعلق قابل مطالعہ مواد مقتضیات زمانہ کے حسب حال اس تک پہنچایا جاتا رہے۔

اس نمبر کا مقصد عازمین حج کی دینی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ عامۃ المسلمین کو حج کے مختلف پہلوؤں پر عام فہم زبان میں مفید مواد فراہم کرنا ہے۔ حج کی اہمیت، حج کی تاریخ، حج کے اغراض و مقاصد، حج کے مناسک اور آداب و رسوم پر مضامین سے لیکر حج کے عام مسائل اور مسنون دعائیں تک اس شمارے میں جمع کر دی گئی ہیں۔ رفقاء ادارہ اور ادارہ سے باہر کے ذی علم اصحاب قلم نے اس کی تزئین و آرائش میں حصہ لیا ہے۔ ادارہ کے چتر میں جناب مولانا کوثر نیازی و فاقی وزیر امور مذہبی کی وہ تقریر بھی شامل اشاعت ہے جو انہوں نے ۱۷ جولائی کو حکومت پاکستان کی نئی حج پالیسی کا اعلان کرتے

ہوتے ٹی وی پر ایک پریس کانفرنس میں کی تھی۔ اس تقریر میں مولانا نے مترج و بسط کے ساتھ نئی جج پالیسی کے اہم نکات کی تصریح کے ساتھ یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ وہ کیا اسباب و عوامل ہیں جن کی وجہ سے حکومت پاکستان کو بعض پابندیاں عائد کرنی پڑی ہیں۔ اس ضمن میں پہلی بنیادی بات تو یہ ہے کہ حکومت پاکستان اپنی جج پالیسی مرتب کرنے میں آنا دہنیں ہوتی۔ دوسرے ممالک کی طرح پاکستان کو بھی حکومت سعودیہ کی عمومی جج پالیسی کی حدود میں رہتے ہوئے اپنی جج پالیسی کے خط و خال متعین کرنے پڑتے ہیں۔ اس سال حکومت سعودیہ نے مالی اعتبار سے عازمین جج کی درجہ بندی کر دی ہے اور اراضِ حجاز میں ان کے قیام کی مدت کو بھی محدود کر دیا ہے۔ ظاہر ہے حکومت سعودیہ کے ان فیصلوں میں چون و چرا کرنے کی گنجائش نہیں۔ دنیا کے مسلمانوں کو ان فیصلوں کی نقط پابندی کرنی ہے حکومت پاکستان نے ان فیصلوں کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مخصوص حالات اور محدود وسائل کے پیش نظر جج کے سلیبلے میں جو پابندیاں عائد کی ہیں وہ نہ صرف جائز بلکہ ناگزیر تھیں۔

گزشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی حکومت پاکستان نے جج پالیسی مرتب کرنے میں پڑی فراخ حوصلگی اور کشادہ طرفی سے کام لیا ہے۔ حجاج کی تعداد میں جو قدرے کمی کی گئی ہے، وہ حالات کے تحت ناگزیر تھی۔ اپنے ذرائع حمل و نقل سے کام لے کر ایک مختصر معینہ مدت میں اس سے زیادہ حاجیوں کو حجاز پہنچانا ممکن نہ تھا۔ زرمبادلہ کا مسئلہ بھی ایک ایسا پہلو تھا جس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جج میں استطاعت کا سوال جس طرح ایک مسلمان فرد کے لئے فرضیت و عدم فرضیت کے باب میں فیصلہ کن عامل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان ملک اور حکومت کے لئے بھی بعض فیصلوں کی بنیاد بن سکتا ہے۔ پاکستان ایک غریب ملک ہے۔ ایک ایسے معاملے میں جس کا تعلق براہ راست اور علی الاغلب مالیات خصوصاً زرمبادلہ سے ہو، ناپ تول کر ہی کوئی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ہماری حکومت نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر مصارف کا بوجھ اٹھایا ہے۔ یہ درست ہے کہ پچھلے سالوں کے مقابلے میں اس سال بھیجے جانے والے حاجیوں کی تعداد کم ہے۔ مگر یہ نہ بھولنا چاہیے کہ وہ تعداد بھی اسی حکومت کے دور کی ہے۔ اور اس کا محرک حکومت کا یہ جذبہ تھا کہ سابق حکومتوں کے عہد میں

مرت ہائے دراز کے ترسے ہوئے لوگوں کی دیرینہ آرزوئیں پوری ہوں لیکن اب وہ حالات باقی نہیں رہے اور پاسبان عقل کو دل کے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ اقتضاء ہے ملک و قوم کے مجموعی مفاد کا۔ اس لئے ہمیں یہ تبدیلی بطیب خاطر گوارا کرنی چاہیئے۔

عازمین حج کے نقطہ نظر سے ایک اہم چیز اس شمارے میں وہ ہدایات ہیں جو سعودی حکومت نے ۱۳۹۵ھ کے حج کے لئے جاری کی ہیں۔ یہ ہدایات ہمیں وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان نے فراہم کیں۔ ہدایت نامہ میں سفر، قیام و طعام، مصارف، کاغذات سفر، زرمبادلہ، صحت و صفائی آمدورفت، مدت قیام اور دیگر انتظامی امور سے متعلق مفصل معلومات درج ہیں۔ ہر حاجی کو ان ہدایات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے اور حکومت سعودیہ نے حجاج کرام کے آرام و آسائش اور سہولت کے لئے جو انتظامات کئے ہیں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ان انتظامات سے مفید نتائج کی توقع اسی صورت میں کی جاسکتی ہے جبکہ ان قواعد و ضوابط کی ٹھیک ٹھیک پابندی کی جائے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ ایک ایسے اجتماع کا انتظام جس میں بیس لاکھ سے زیادہ نفوس شریک ہوں، کتنا بڑا اور دشوار کام ہے۔ سعودی حکومت آداب مہمان نوازی کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کرتی ہے لیکن اس کی کوششوں کی کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ ہم آپ اس کے انتظامی عملے کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ تعاون کی صحیح صورت یہی ہے کہ ہم ان ہدایات پر عمل کریں۔ قواعد کی خلاف ورزی سے حکام ہی کو مشکلات کا سامنا نہیں ہوتا بلکہ خود حجاج کو بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

یہ ہدایات عمومی قسم کی ہیں اور پوری دنیا کے مسلمانوں اور مسلم حکومتوں کے لئے ہیں، جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ پاکستانی حجاج کے بارے میں بعض خصوصی قسم کی شکایات سننے میں آتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہمارے حاجی عموماً صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔ جہاں تہاں پڑ رہتے ہیں۔ بعض لوگ مصلیٰ کا پورا انتظام کر کے نہیں جاتے اور وہاں جا کر بھیک مانگنے لگتے ہیں۔ اس قسم کی شکایات کے سبب کے لئے اگرچہ حکومت سعودیہ اور حکومت پاکستان نے احتیاطی و انسدادی تدابیر اختیار کی ہیں۔ لیکن ہمارے حجاج کرام کو خود ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ وہ ایسی ناپسندیدہ باتوں کی وجہ سے ملک کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔